بسم الله الرحمٰن الرحيم منوالله الصلواة و السلام عليك يا رحمة للعالمين عَلَيْكِ

قبر پرلوبان اور اگربتی جلانا کیسا؟



شمس المصنفين ، فقيه الوقت ، فيضِ ملّت ، مُفسرِ اعظم پا كنتان حضرت علامه ابوالصالح مفتی محمد فيمض احمد أو سبحی رضوی رحمة الله تعالی علیه

فوق: اگراس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی خلطی پائیں آوبرائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پرمطلع کریں تا کہ اُس خلطی کوسیج کر لیاجائے۔ (شکریہ) admin@faizahmedowaisi.com

عرض ناشر

قبر پراگربتی ،لوبان وغیرہ جلانے کا شرکی تھم کیا ہے؟عوام اس سے سجھتے ہیں کہ ہم اَبلِ مزار یا اَبلِ قبور کوخوش کررہے ہیں یااس سے قبروالے کی بھلائی ہے۔

قبروں پرموم بتیاں اور اگر بتیاں نہیں جلا سکتے ہاں اگر تلاوت قرآن وغیرہ کرنا ہوتو ضرورۃ اُ جالا حاصل کرنے کے لئے قبر سے ہٹ کرموم بتی جلا سکتے ہیں ای طرح حاضرین کوفوشیو پہنچانے کی نیت سے قبر سے ہٹ کرا گر بتیاں جلانا جائز ہے گرمزارات اُولیاء کے پاس چراخ جلانا جائز ہے۔

اس مسئلے کی وضاحت حضرت علامہ مولا نامفتی جا فظ محرفیض احمد او یسی رضوی مرظلہ نے اس کتا ہے میں خوب کی

ہے۔اللہ تعالی حضرت کی عمر در از بالخیر فرمائے۔

خادم عطاروا دین محد کاشف اشرنی عطاری ا

بزم فيضان أويسيه

www.Faizahmedowaisi.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده الصلواة والسلام على من لانبي بعده

مسلد فدكوركو بجحف ك في يد چندامور ملاحظ وا

(۱) ہمارے نز دیک صاحب قبر اَبلِ دیا کے ہرعمل سے باخبر ہوتے ہیں۔ جوعمل اُنہیں فائدہ دیتا ہے اس پراہل عمل کو دعا دیتے ہیں اور جوعمل انہیں نا گوار ہوتا ہے اس سے نارانسکی کا اظہار کرتے ہیں لیکن ہم نہیں سمجھ سکتے۔

(٢) خواص بعنی انبیاء علی مینا علیهم الصلوٰة والسلام اور اولیاء کرام رضی الله عنهم اورعوام کی قبور کے احکام جدا جدا ہیں۔ جو

علائے اہل سنت کی تصانیف میں ہرائیک کے احکام کی تفصیل موجود کے۔

(۳) خواص بعنی انبیاءعلی نبینا ولیبهم الصلوة والسلام اوراولیاء کرام کے مزارات تومعظم و مرم ہیں ہی کدان کی معمولی بے

اد بی بھی سوء خاتمہ وعذابِ آخرت کا موجب ہے۔ عام قبور کی عظمت کے لئے بھی سخت تا کیدوار دہے۔ تفصیل فقیر کے رسالہا حتر ام قبور میں لکھ دی ہے۔ چندا حادیث یہاں ذکر کی جارہی ہیں۔

احاديث مباركه دراحترام قبور

(۱) حضور سرورعا لم الليني ففرمات بين

لان امشى على جمرة او سيف او اخصف نعلى بوجلى احب الى من ان امشى على القبور (إبن ماجة شريف مطبوعة فاروتى وبلى صفحة المالترغيب والتربيب، صفحه ١٥٥٥)

میعن میں آگ یا تکوار پرچلوں یا اپنا جوتا اپنے پاؤں سے گانھوں ہیہ مجھے بنسبت اس کے زیادہ پیارا ہے کہ قبر پرچلوں۔

(۲) حضرت عبدالله بن مسعودرضی الله تعالی عند سے باسنادسن مروی ہے کہ حضورا کرم گانگیا کے فرمایا کہ لان اطأ علی جموۃ احب الی من ان اطأ علی قبر مسلم۔(الترغیب والتر ہیب،صفحہ ۱۵) یعنی مجھے انگارے پر چلنا قبرمسلم پر پاوس رکھتے سے زیادہ پشد ہے۔

قاعده شرعيه

جوا دکام حضور طافی آگی امر کی طرف منسوب فرما کمیں اس میں اُمت کے لئے شرع اصول کا اظہار ہوتا ہے مثلاً یوں فرمایا کہ میں کسی قبر پر قدم رکھنا گوارانہیں کرتا اوراحتیا طاتن کہا تگاروں پر قدم رکھالوں لیکن کسی قبر پر قدم ندر کھوں۔ اس میں امتی کو تنبیہ ہے کہ کسی قبر پر قدم ندر کھنا، دو سری طرف اگر انگارے پڑے ہوں اس پر قدم رکھ لینالیکن کسی قبر پر قدم رکھ کراس کی بے جرمتی ندکرنا۔

اس میں قیور کے احترام کی ذیروست تا کید ہے۔ قطع نظر اس انتہاہ کے خضور ٹاٹٹیٹنے کے جس قبر پر قد مین اطهر آ جا کیں تو ہزاروں چنتیں قربان کی جا تھی وہ قبراتوں میں مسامل المجملة ہوجائے لیکن آپ ٹاٹٹیٹنے نے امت کی تعلیم کے لئے ایسے فرمایا جیسے مذکور ہوا۔

(۳) عوام کی قبور کے لئے احکام اور ہیں انبیاعلیٰ نہینا وعلیم الصلوٰۃ والسلام واولیاء کے احکام اور۔ اولیاء کے مزارات پر عوام کی قبور کا قیاس نہیں ہوسکتا کیونکہ اولیاء کرام پیض قطعی ہے خوف و مامون ہیں۔ لہذا وہاں کوئی ظاہری بد فالی اثر انداز نہیں ہاں عوام قبور کے لئے بد فالی ہوگی۔اللہ تعالی ارشاوفر ماتا ہے ۔ نہیں ہاں عوام قبور کے لئے بد فالی ہوگی۔اللہ تعالی ارشاوفر ماتا ہے ۔

الآ إِنَّ أَوْلِيًّا وَاللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحُونُولُ نَ

توجمه: سناوب شك الله كوليول يرند كي خوف بند كي فم (بارواا، موره يوني ، آيت ١٢)

فانده

جب ہر طرح خوف وحزن سے مامون ومحفوظ ہیں تو ان کے لئے وہ تصور نہ ہوگا جوعوام کے لئے ان کی قبور میں خوف وحزن کا تصور ہے اس کی تفصیل آئے گی۔ (انشاءاللہ)

اولیاءکرام کے مزارات پرروشن چراغاں کا ہونا ضروری ہے کیونکہ ان کی عظمت وشان کا اعلان ہوگا کہ لوگ وہاں آئیں ،استفادہ کریں ، بےاد بی و بے ہودگی سے بچیں بیوجہ دچراز ہے۔اسی وجہ سے فقہاءکرام نے مزارات اولیاء پر غلاف وغیرہ جائز قراردیا۔

(۱) امام شافعی رحمدالله علیه نے فرمایا که

وكره بعض الفقهاء وضع الستور والعمامة والثياب على قبور الصالحين والاولياء وقال في فتاوى الحجة وتكره الستور على القبور اه ، ولكن نحن نقول الان اذا قصد به التعظيم في عيون العامة حتى لا تحتقروا صاحب القبر ولجلب الخشوع والادب للغافلين الزآئرين فهو جائز لان الاعمال بالنيات. (روالتحارمطيوع كاب الخلر والاباد في الليس ،جلده، صححه ١٩٠٥)

لیعن بعض فقنہاءنے غلاف اور نکامداور کپڑوں کا صالحین اولیاء کے مزارات پر چڑھانا مکروہ رکھا۔ فناوی ججۃ میں کہا کہ قبروں پرغلاف چڑھانا مکروہ ہے انتی لیکن ہم قرباتے ہیں کہ اس زمانہ میں اگراس سے عوام کی نگاہوں میں تعظیم مقصود ہواور زیارت کرنے والے غافلوں کواس سے اوب وخشوع کے لئے ایمارا جائے تو جائز ہے۔اس لئے کہا نمال کا مدار نیمتوں پر ہے۔

اور بیبھی ظاہر ہے کہ وہاں زائرین کا جوم اور فاکر و تلاوت کی دھوم ہوتی ہے لبندا زائرین و ذاکرین کے سکون و ماغ اوراحترام قرآن پاک کے باعث جائز جیسے کہ سمولت زائرین و ڈاکرین بلکہ آسانی راہ گیر کے سبب قبر پر چراغ روٹن کرنے کی اجازت ہے۔

(۲) سیدناعبدالله ابن عباس رضی الله عنهما ہے مروی کے کہ سی با صفا

ان النبي عُلَيْكُ دخل قبر البلاق اسرج له سراج فانجذ من قبله القبلة وقال رحمك الله ان كنت لا واها تلاء للقران وكبر عليه اربعا. (ترفيل اسبالدن بالبل بجلدا المحلون بالبالدن بالمان محلوا المعلى المعلى

یعن حضورا کرم کُنٹینے ایک رات ایک قبر میں تشریف لے محصے تو آپ کُنٹینے کے لئے چراغ روش کیا گیا۔حضور کُنٹینے کے میت کوقبلہ کی طرف سے لیا اور فر مایا غدا تھے پر رحم کرے تو بہت آبیں کرنے والا ،قر آن پڑھنے والا تھا پھر آپ کُلٹیکے کے وفن سے پہلے جاربار اللہ اکبو کہا۔

(س) جمح البحاريس ب

وان ثم مسجدا او غيره ينتفع فيه التلاوة الذكر فلا باس باسراج فيه

(عاشيدنسائى، باب السراج على القور، جلدا ،صفحد ١٨٨)

بعنی اگر قبرے پاس مسجد وغیرہ ہوکہ چراغ روشن کرنا تلاوت وذکر کے لئے مفید ہوتو وہاں چراغ جلانے میں حرج نہیں۔

(٣) امام عبدالغنى نابلسى رحمدالله حديقه بديشرح طريقة محديد، جلدا مسفحه ٢٩٩ پرفرماتيي

قال الوالد رحمه الله في شرح الدرر من مسائل متفرقة اخراج الشموعالي القبور بدعة واتلاف مال كذافي البزازية اه وهذا كله اذا اخل من فائدة واما اذا كان موضع القبور مسجد ااو على طريق اوهناك احد جالس او كان قبر على من الالياء او عالم من المحققين تعظيما الروحه المشرقة على تراب جسده كاشراق الشمس على الارض اعلاما للناس انه ولى ليت بركوابه ويدعوالله تعالى عنده فيستجاب لهم فهو امر جائز لامتع منه والاعمال بالنيات.

لیمی حضرت والد ما جدر حمیة الله علیہ نے حاشیہ و در غرار میں مسائل متفرقہ سے بیان فر مایا کہ قبروں کی طرف شخص شمعیں لے جانا بدعت اور مال کا ضائع کرنا ہے جب کہ برزاز بیدیں ہے بیسیاس وقت ہے جب بالکل فائدہ سے خالی ہوا وراگر شمعیں روشن کرنے میں فائدہ ہوکہ موضح قبور میں صحیر ہے یا قبور میں روشن کرنے میں فائدہ ہوکہ موضح قبور میں صحیر ہے یا قبور میں روشن کر یں ۔ان کی دورج مبارک کی تنظیم کے لئے جوا ہے بدن پاک کی خاک پر ایسی بخلی عالم محقق کا ہے وہاں شمعیں روشن کریں ۔ان کی دورج مبارک کی تنظیم کے لئے جوا ہے بدن پاک کی خاک پر ایسی بخلی فال رہی ہے جہاں ہے وہاں ہے وہاں ہے دوبال ہے موسل کریں ،خدا ہے دعا کریں کہ ان کی دعا قبول ہوتو یہ امر جائز ہے ۔ اس ہے اصلا ممانعت نہیں اور اعمال کا مدار نیتوں پر ہے ۔

(۵) حضرت شاه عبدالحق محقق ومحدث و بلوی رحمة الله عليه في سفر العادة كي عمارت در باره ممانعت چراغ نقل فرما كراس پرتفريع فرما كي پرتفريع فرما كي

دور آخر زمان بحت اقتصار نظر عوام بر ظاهر مصلحت در تعمير وترويج مشاهد و مقابر مشائع وعظما ديده چيز ها افزووند از انجا ابهت شوكت اهل اسلام وارباب صلاح پيدا آيد خصوصا در ديار هندوستان كه اعداء دين از هنود و كفار بسيار اندو ترويج واعلائي شان اين مقامات باعث رعب واتقياد اليشان است وبسا اعمال وافعال واوضاع كه در زمان سلف از مكروهات بوده در آخر زمان از مستحسفات گشته _(شرح سزالعاده موقعال)

Bot

لینی آخرز ماند میں عوام کی کوتاہ نظری کے باعث ظاہری مصلحت مشائخ ویز رگان کے مزارات ومقابر کی تغییر ونز و تک کود کیے کر پچھ چیز وں کا اضافہ کیا تا کہ اس کے باعث اٹل اسلام اور نیکو کا رول کی بزرگی اور شوکت کا اظہار ہوخصوصاً ہندوستان (رمنیر) میں کہ دین کے دشمن ہنودو کفار بہت ہیں اور ان مقامات کی بلندی اور رواج ان کی اطاعت ورعب کا باعث ہے اور بہت سے اعمال اور افعال اور تنہیں کہ زمانہ ملف میں محروہ تھیں آخرز مانہ میں مستحب ہو کئیں۔

قبورعوام کے احکام

من حیث المقبو تغظیما ہے مقام پرلیکن اس کا حکام ، مزارات اولیاء کا حکام ہے جدا ہیں۔ چنا نچے فقہاء
نے لکھا کہ اگر قبراز قبورعوام ہے کہ نہ وہاں زائرین کا اور ہام نہ ذکر وظلاوت کی دھوم وہام بلکہ محض صاحب کے لئے یہ
اہتمام اور یکی داخل عرف عام اور بید خیال ، خیال خام ہے کہ اگر جنتی ہے تو در پچے جنت کھلا ہے وہ اس اگر ونجور ہے مستغنی
ہے اور اگر معاذ اللہ صورت دیگر ہے تو استفادہ سے تھی اور اس اضاعت یا کا وبال مر پر علاوہ ہریں۔ یہاں کے قبرستان
میں خالی از قبور جگہ ملتے پر بھی کوئی خبر تیس نیز بیر جا تھیں جب کہ آگ ہے اور آگ ہے خدا ہر مسلمان کو محفوظ رکھے جس طرح کہ قبر پر پانی چیز کنا فال جس کے اسلام

(۱) حضرت شیخ محقق شاه عبدالحق محدث د بلوی رحمة الله عليه في العات مين فرمايا

التغاؤل باستنزال الرحمت وغيسل الخطايا وتطهير اللنوب (ماشيه كلوة صفي ١٢١)

یعن پانی قبر پر چیز کنانز ول رحمت اور خطاوں کے دھلنے اور گناموں سے پانی ہونے کا فال ہے۔

(٢) اى طرح قبر پرآگ لے جانا فال برہے۔ حضرت علاما امام طحادی رحمة الشعلية فراتے ہيں

باج الاجر الر النار فيكره في القير للتشاؤم - (طوادي في مراق الفلاح مطبوع معرص في ١٩٩٣)

الینی کی اینٹ قبر میں نگانا بدفالی کی بناء پر محروہ ہے کہ بکی اینٹ میں آگ کا اثر ہے۔

جب ایند صرف آگ کا اثر پا کر قبر میں لگنے کے قابل نہیں رہی تو خود آگ کا وہاں لے جانا کس قدر نامبارک

(۳)مسلم شریف میں ہے کہ حضرت عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفت وفات اپنے صاحب زاوے کو بیدوصیت فرمائی

اذا انا مت فلاتصبحني ناتحة ولا نار (مَكْلُوة شريف، باب الدفن ، صفح ١٢٢١)

یعنی جب میری وفات موجائے تو ندمیرے پاس کوئی نوحد کرنے والی عورت رہے نہ آگ۔

﴿ ﴿ ﴾ حضرت سيد تنااساء بنت صديق اكبررضى الله عندنے اپنے الل خانه كو دصيت فرما كى جسے امام مالك رحمة الله عليہ نے

مؤطامين نقل فرمايا

اجمرو اثبابي اذامت ثم حنطوني ولا تذروا على كفني حناطا ولا تبعون بنار (مصفی ونوی شرح موطامطبوعه فاروتی دبلی ،جلدا بصفحه ۱۹۳)

لیعنی جب میری و فات ہوجائے تو میرے کفن کوخوشبو کی دھونی دو مجھ پرخوشبوملولیکن میرے کفن پرخوشبونہ چھڑ کواور میرے يجهيآ گ نديجو.

(۵) موطاامام محديس حضرت سعيد ابن الي سعيد مقبري سے مروي ب

ان ابا هريرة نهي ان يتبع بنار بعد موته او بمجمرة في جنازته _ (موطاامام مريسفيا١١١)

لعنى حضرت ابو ہريره رضى الله عند جنازه كا كسيخ اور خوشبوجلانے منع فرماتے تھے۔

(۱) حضرت علا مدجلال الدين سيوظي رحمة التُدعلية ني تنوير الحوالك شرح موطا امام ما لك رحمة التُدعلية اورحضرت علامه

علی قاری رحمهٔ الله علیہ نے شرح موطا آیا م محمد میں قرمایا

قال ابن عبدالبر قدر روى النهى عن دالك من حديث ابن عمر عن النبي مَنْ يُعْلَمُ (تنور الحوالك بطبوعه مروح ٢٢٢ شرح موطاامام محمه)

يعن حضرت علامه محدث ابن عبد البررجمة الله عليه في قر مالياكمان كي مما نعت حديث ابن عمرضي الله عنهما سے خود حضور الله عليه

ے مروی ہے۔ (2) حضرت امام محد تلمیذرشید مراج اللمة سیدنا امام اعظم دخی الله عندانی کتاب ستطاب مؤطامی فرمایا

بهذا نا خذ وهو قول ابي حنيفه رحمة الله عليه _ (موطاامام محر صفح ١٣١)

العنی ہم اس کوا ختیار کرتے ہیں اور یہی امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان ہے۔

(٨) ان بى كى كتاب مقطاب كتاب الآثار مي ب

ويجمر وتراولايكون اخر زاده الى القبر نارا تبيع به (الى ان قال)وهو قول ابي حنيفة ــ

(كتاب الآثارمترجم مطبوعه الشيم يريس لا مور، ٢٤)

معنی میت سے تخت عسل کو تین یا پانچ باردھونی دی جائے اور میت کا قبر کی طرف آخری توشه آگ ند ہوجواس کے لئے بھیجی چائے۔ (۹) مؤطاامام ما لک میں حضرت کیجی ہے مروی وہ فرماتے ہیں کہ مسمعت مالکا یکر ہ ذلك_ (تنویرالحوالک،۲۲۲)

یعن میں نے امام مالک سے سناوہ بھی اسے مروہ فرماتے تھے۔

(۱۰) فآویٰ عالمگیری میں ہے

وايقا والنار على القبو رفمن رسوم الجاهلية والباطل والفرور كذافي المضمرات.

(عالمكيرى إب التعزيه، ٨٦)

لعنى قبرول پرآ گ جلانا جا بليت اور باطل و بيبود ه رسمول ميل كي جيسا كمضمرات ميں ہے۔

(۱۱) طحطا وی علی مراقی الفلاح میں ہے

لايكره الا جمار فيه بنعلاف القير (ططاوي مطبوع معراص في ٢٩٩)

لیعنی (تخت^عسل یا گفن کودعونی دینے کے لئے) گھر میں خوشیو سلکا نا مگر وہ میں بخلاف قبر (قبر پر فوشیو جلا تا کر دہ ہے)۔

(۱۲) بناييشر مهاييس ب

ويكروه الاجمار بالنار عندالقيل (بنار العروف بيني، جلدا استح ١١٢٧)

لیمی قبرے پاس آگ سے خوشبوجلا نا مرو ہے۔

(۱۶۳) حضرت شخ محقق شاه عبدالحق محدث د بلوگ رخمية الله عليه فر بالت بين

عادت اهل جاهلیت بود که آتش همراه میت می فرستادندتا برای نجور و جزآن کار آید مادت اهل جاهلیت بود که آتش همراه میت می فرستادندتا برای نجور و جزآن کار آید می استاد در این می استاد استاد استا

لینی زمانۂ جا ہلیت والوں کی عادت تھی کہ میت کے ساتھ آگ بھیجتے تھے تا کہ خوشبو بخور وغیرہ جلانے کے کام آئے۔ (۱۴) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے مصفی شرح موطا میں لکھا

مكروه است همراه جنازه بردن آتش را ـ (معنى،جلدا،سڤير١٩٣)

لعنی جنازہ کے ہمراہ آگ جمیجنا مکروہ ہے۔

(١٥) ان بى نے مسوى شرح مؤطا ميس لكھا

وعليه اهل العلم وكان ذالك من عمل الجاهلية _(مسوى برعاشيمصفي، جلدا بصفح، ١٩٣)

معنى علاء كاسى رحمل إورآك في الاجابليت كاكام بـ

فائده

بعض لوگ خوشبو کے خیال پراگریتی اور لوبان سلگاتے ہیں میں جیجے نہیں ہاں قبر پر بجائے اگریتی اور لوبان کے پھولوں کی خوشبوکریں اور پھول قبر پرڈالیں کہ مقصود حاصل اور میت سے لئے بھی نافع

چه خوشبو بود که بر آید زیك كرشمه دوكار

فناوى عالىكىرى مىس ب

وضع الورد والرياحين على القبور حسي (عالمكيري، كتاب الكرابة ، جلدا ، صفح ١١٠)

لیمن گلاب اور پھولوں کا قبر پررکھنا اچھاہے۔

حصرت فخرالدين محب الله الحزر الوهين شرح صحصين من فرمات بين

نهادن گل وریاحین بر قبور حکین است زیراجه ماداحی که فراست نسیسی میکند ومیت را از تسبیح وے انس است گذافی کر اساد از ایران مطبوع (اکار اساد)

لیمن گلاب اور پھولوں کا قبر پررکھنا اچھا ہے کہ جب تک تر ہیں تھے کرتے ہیں اور میٹ کواس کی تنبیج سے انس ہوتا ہے۔ جیسا کہ کنز العباد میں ہے۔

فائده

قبور پر پھول وغیرہ رکھنے کے شوت کے لئے فقیرکا رسالٹ مزارات پر پھول ڈالنا'' پڑھے۔ سخمیر خواہانہ مشورہ

ائلی سنت اُئلی تبور سے پیارر کھتے ہیں اور اُئلی حرارات کے توعشاق ہیں ای لئے نجد یوں نے ان کا نام قبوری نذہ ہیں سنت اُئلی سنت کنز دیک اپنے اپنے مزارات بٹس برزخی حیات سے ذیرہ ہیں۔ اس لئے ان کی عقیدت و محبت اس طرح قائم ہے جیسے ان کے دنیوی زندگی بیں تھی اور عام اہل قبور بھی اپنی قبور بیس برزخی زندگی بیں تھی اور عام اہل قبور بھی اپنی قبور بیس برزخی زندگی کے ساتھ زندہ ہیں ۔ انہیں اہل دنیا کی استغفار ، دعا و خیرات و صدقات اور قرآنی خوانی سے ایسال اور کھی ہیں خوانی سے ایسال اور کی دری ضرورت ہے۔ جو بھی ان کے ساتھ خیرخواہی یا محبت کا اظہار کرنا چاہتا ہے تو لو بان اور اگر بی ولو بان سے فائدہ کے بجائے نقصان ہے۔ ہاں اسی خرچہ کے مطابق شرینی وغیرہ پرختم دلا کران کے لئے ایسال او اب کرے یا کم از کم سورہ اخلاص تین مرتبہ یا گیارہ مرتبہ یا قرآن مجید کامل ختم یا بعض سور تیں مثلاً سورہ یسین ، سورہ ملک ، سورہ مزمل وغیرہ کم سورہ اخلاص تین مرتبہ یا گیارہ مرتبہ یا قرآن مجید کامل ختم یا بعض سورتیں مثلاً سورہ یسین ، سورہ ملک ، سورہ مزمل وغیرہ

پڑھ کراس کی روح کو تواب بخشے۔ اس سے الل قبر کو اگر عذاب میں جتلا ہے تو عذاب سے نجات ملے گی اوراسے قبر میں تواب ڈھیڑوں ڈھیر نصیب ہوگا جس سے وہ قبر میں آسودگی اور آرام پائے گا۔ چندروایات و حکایات عرض ہیں۔ فرجان حبیب خدا سکا تیا ہے

احدوطرانی و بیش نے جابرت اللہ تعالی عند نے سعد ابن معاذرض اللہ عند کے وفن کا واقعہ فل کر کے روایت کی سبح النبی منافظ میں و کبر الناس قالو بارسول اللہ لم سبحت قال لقد تضابق علیٰ هذ االرجل النبی منافظ میں میں الصلح قبرہ حتی فرج اللہ تعالیٰ عند

یعنی بعد وفن حضور طُلْقَیْنِ الله سب معن الله سب معن الله فر مایا پھر الله المحبود حضور طُلْقِیْنِ نے بھی فر مایا اور دیگر حضرات نے بھی ،لوگوں نے عرض کیا کہ یا حبیب الله طالفی الله بی ونجیبر کیوں پڑھی۔ارشا وفر مایا کہ اس صالح بندے پر قبر تنگ ہوگئ تھی

الله تعالى في تبركو كشاده فرمايا

اس کی شرح میں علامہ طبی فرماتے ہیں

ای صاذت مکیر وتکیرون واسیح وتسبحون حتی فرجه الله

لیمی ہم اور تم لوگ تینے و تبیر کہتے رہے یہاں تک کداللہ نے قبر کشادہ فرمادی ہے۔ رسول الله ظافیط فرماتے ہیں

مامن شي انجي امن عداب الله من ذكر الله

(رواه الامام احمد عن معادين جبل وابن ابي الدنيا و اليهيقي عن ابن عمر رضي الله عنهم)

لعنی اللہ کے ذکرے کوئی شے برور کرنیس جوقبر کے عذاب سے امن وقر ار بخشے۔

فائده

حدیث معدرضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے واضح ہوا کہ صرف سبحان اللہ کہنے ہے قبر کی تنظی کشادگی ہے بدل گئی پھراس خوش قسمت اہل قبر ہے برور کراورکون ہوگا جس کے لئے قرآن مجیدیا چند سورتیں یا کم از کم سورہ اخلاص چند بار پڑھ کر ایصال کیا جائے یااس کے لئے خیرات وصد قات کا ثواب بخشا جائے۔

اگریتی اوبان سے بوھ کر مذکورہ بالاطر یقد مفید ہوا بلکدا گریتی ولوبان تو الٹا کراہت کی وجہ سے اہل قبر کونقصان

197

قبورى مذهب

اگرنجدیوں نے طعن کے طور پراہل سنت کو قبوری فد ہب ملقب کیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہی قبوری فد ہب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جاری ہے۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فر مایا ہے کہ خلال نے جامع میں شبعی سے روایت کی کہا کیک انصاری میں سے کوئی انتقال کر جاتا تو وہ اس کی قبر پر آتے جاتے اور قرآن پڑھتے۔ (شرح الصدور) سود کہ اخلاص

ابومجمد سمرفتدی نے سورہ اخلاص کے فضائل میں ذکر کیا کہ جس نے قبرستان سے گزرتے ہوئے گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی اوراس کا تواب مُر دوں کو بخش و یا تو مُر دوں کی تعداد کے مطابق اے اجر ملے گا۔

سورتوں کا فائدہ

ابوالقاسم سعد بن علی زنجائی نے اپنے فوائد میں مطرت ابو ہر پر ورضی اللہ عندے دوایت کی کہ ٹی کریم ملائلی آئے نے فرما یا جو قبرستان پرگز راا وراس نے سور وَ فاتحہ سوروَ اخلاص اور المه بھیم السکانو پڑھی پھر بید دعا ما گلی کہ اے اللہ! میں نے جوقر آن پڑھا ہے اس کا ثواب مومن مردا ورعورت دونوں کو بیا تو وہ قبر والے قیامت کے دن اس کی شفارش کریں گے۔

قبور میں ثواب کی تقسیم

سورهٔ یسین کافائدہ

عبدالعزیز جوخلال کے ساتھی انہوں نے روایت کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم مانٹیڈ کم نے فرمایا کہ جس نے قبرستان میں 'ویلیین' 'پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کی برکات سے مُر دوں کے عذاب میں تخفیف فرمادے گااور پڑھنے والے کومُر دوں کی تعداد کے برابر تو اب ملے گا۔

فأنده

قرطبی کہتے ہیں کہ بیرحدیث کہ''اپنے مُر دول کے پاس کیٹین پڑھو'' دواحمال رکھتی ہے۔ایک تو یہ کہ مرتے دفت اور دوسرا بیر کہ قبر پر۔ پہلاقول جمہور کا ہےاور دوسراعبدالوا حدمقدی کا ہےاور ہمارے علمائے متاخرین میں ہے محبّطبری نے اس کو عام رکھا۔امام غزالی نے احیاء میں اور عبدالحق نے احمد بن عنبل رحمۃ اللّٰدیکیم ہے روایت کرتے ہوئے عاقبت میں بیان کیا کہ جبتم قبرستان میں داخل ہوتو سور و فاتحہ معو ذتین اورا خلاص پڑھواوران کا تواب اہل قبر کو پہنچاد و کیونکہ بیہ پہنچتا ہے۔ (شرح الصدور)

قرطبی نے کہا کہ ایک قول ہے ہے کہ پڑھنے کا ثواب پڑھنے والے کو ہے اور میت کو سننے کا ثواب ہے۔ ای لئے تو نعمِ قرآنی کے بموجب قرآن سننے والے پررخم ہوتا ہے۔ قرطبی فرماتے ہیں کہ خدا کے کرم سے پچھے بعید نہیں کہ وہ پڑھنے اور سننے دونوں کا ثواب مردے کو پہنچا دے۔ حنفیوں کے فاوی قاضی خان میں ہے کہ جومیت کو مانوس کرنا چاہے تو وہ قبر کے پاس قرآن پڑھے۔ ورنہ جہاں چاہے پڑھے کیونکہ خدا ہر چگہ کی قرائت سننے والا ہے اور ثواب ہر چگہ سے پہو پختا ہے۔

منکرین ایصال ثواب کا رد

بہرحال اموات کے لئے اجروثواب کے اسباب بنانے جائیس تا کہ انہیں عذاب سے تخفیف یا رفع درجات

47

فقظ والسلام

مدية كا بعكارى

الفقير القاورى ابوالصالح محمر فيض احمداً وليسى رضوى غفرلة

٢ رج الآخر اسمار